کے بقول مزید اختصار اور بعض مقامات میں طویل بحثوں کو اور زیادہ سمیٹنے کی گنجائش موجود تھی، چنانچہ انھوں نے آسان پیرایہ میں پیچیدہ مباحث کی تسہیل کے ساتھ پوری کتاب کی از سرِنو تلخیص کا کام کیا۔ چونکہ فنِ اصولِ حدیث میں اپنے موضوع کی بے پناہ افادیت اور اس فن کے مالہ وماعلیہ پر پوری طرح حاوی ہونے کی بناپر "مقدمہ ابن صلاح" کا شمار اُمہات الکتب میں ہوتا ہے، اس وجہ سے "تقریب النووی" کے نام سے امام نووی رحمہ اللہ کی متذکرہ تلخیص، ہمیشہ اہلِ فن اور اصولِ حدیث سے واقفیت حاصل کرنے والوں کی توجہ کا مرکز رہی ہے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کی "نخبۃ الفکر" مختصر ہونے کے باوجود اصول حدیث کے اہم مضامین کا احاطہ کرتی ہے اور اکثر دینی مدارس میں پڑھائی جاتی ہے، البتہ بعض بڑے مدارس میں امام نووی رحمہ اللہ کی "تقریب النووی" بھی داخل نصاب ہے۔ اپنے فن کے لحاظ سے اس کتاب کا اردو ترجمہ، تسہیل وتشریح جس عرق ریزی کی متقاضی تھی اس سے تحقیق ومعالجہ کے مزاج شناس بخوبی واقف ہوں گے۔ مولانا فضل اللہ شامزی یقیناً تہنیہ وتبریک کے مستحق ہیں جنھوں نے اپنے تدریسی تجربات کی روشنی میں تقریب النووی کے متن کو سہل انگیز بنا کر طلباء کی سہولت کے لیے حلِ مضامین کا دقت طلب کام آسان کردیا اور "تفہیم الراوی" کے نام سے امام نووی رحمہ اللہ کی شہرۂ آفاق کتاب "تقریب النووی" کی تشریح وتفہیم کا بیڑا اُٹھایا۔ جن علماء کرام میں ایک عمر کی ممارست نے فن اصول حدیث میں ایک تجربہ کار جوہری کی بصیرت پیدا کی ہے، مولانا فضل اللہ شامزی کی تحقیقی کاوش پر فنی نقطۂ نگاہ سے ناقدانہ تبصرہ کرنے کا حق حضرات محفوظ رکھتے ہیں۔ البتہ اس امر کی نشاندہی ضروری سمجھتے ہیں کہ اصل متن کا اردو ترجمہ زیادہ تحت اللفظ ہونے کی وجہ سے زبان وبیان کی سلاست کو تو مجروح کر ہی رہا ہے۔ لیکن اس سے نفس مضمون کو سمجھنے میں جو دشواری پیدا ہو رہی ہے اسے یقیناً دور کرنے کی ضرورت ہے۔ مجموعی لحاظ سے بھی جملوں کی نشست وبرخاست صحیح نہیں بیٹھتی، اُمید ہے کہ آئندہ ایڈیشن میں ان امور پر توجہ دی جائے گی۔ شرح کی ابتداء میں مولانا عبدالقیوم حقانی کا تبصرہ اور حضرت مفتی نظام الدین رحمہ اللہ کی تقریظ بھی شامل ہے جس سے یقیناً کتاب کی وقعت میں اضافہ ہوا ہے۔ کتاب کی جلد مضبوط اور کاغذ درمیانے درجہ کا ہے۔

۲.....**تعلیمات اسلام (مکمل پانچ حصے)**، مؤلف: حضرت مولانا شاہ محمد مسیح اللہ خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ، مرتب: وکیل احمد شروانی، ناشر: مکتبہ اشرف، بیت الاشرف، ۸۷۔اے، ماڈل ٹاؤن لاہور۔ سائز: ۱۶=۳۶+۲۳، قیمت: درج نہیں۔

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے علوم ومعارف کو اللہ تعالیٰ نے جو غیر معمولی وسعت وہمہ گیری بخشی، تصوف، احسان وسلوک اور علوم باطنی کی تجدید واحیاء کا جو حیرت انگیز کام آپ سے لیا، برصغیر ہندوپاک کی تاریخ میں اس کی مثال کسی عہد اور کسی زمانہ میں نہیں مل سکتی۔ اسلامی تعلیمات اور اسرارِ شریعت کو انھوں نے جس حکیمانہ اسلوب میں پیش کیا، اس کی جھلک ان کی لاتعداد کتابوں میں دیکھی جاسکتی ہے۔ اس حقیقت کا اعتراف کرتے ہوئے اردو زبان کے نامور ادیب اور جہاں دیدہ دانشور مولانا عبدالماجد دریابادی مرحوم کی یہ تحریر جذباتی سہی، مگر کس قدر حقیقت پسندانہ ہے: "شیخ سعدی اگر آج ہوتے تو عجب نہیں کہ اپنا نسخہ گلستان بہ غرض اصلاح ان کی خدمت میں پیش کرتے۔ حضرت غزالی ہوتے تو عجب نہیں کہ احیاء علوم کی تصنیف میں استناد واضافہ ان سے سطر سطر پر کرتے" (آپ بیتی، مصنفہ مولانا عبدالماجد دریا آبادی، ص ۳۵۹)۔

حضرت تھانوی رحمہ اللہ سے بیعت وارادت کا تعلق قائم کرکے جن مشاہیر اُمت نے سلوک واحسان کے منازل طے کرتے ہوئے اپنی دل کی دنیا سنواری اور روحانیت کے اعلیٰ مدارج پر فائز ہوکر خلق خدا کی ہدایت کا سبب بنیں، ان میں مسیح الامت حضرت مولانا مسیح

اللہ خان رحمہ اللہ کا نام بطورِ خاص قابل ذکر ہے۔ بیعت اور اصلاحی رشتہ قائم ہونے کے مختصر عرصہ بعد آپ کو مرشد نے خلعتِ خلافت سے سرفراز فرمایا اور اپنے مرشد ہی کے ایماء پر تھانہ بھون سے متصل قصبہ جلال آباد میں مشہور دینی درسگاہ ''مفتاح العلوم'' کا عہدا ہتمام بھی سنبھالا، جس کی خشت بنیاد خود حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے اپنے دست مبارک سے رکھی۔ مولانا مسیح اللہ خان رحمہ اللہ کی لیل ونہار محنت، اخلاص وتقویٰ، پھر عوام اور علمی حلقوں میں ان کی علمی وجاہت اور روحانی مقام کی وجہ سے ''مفتاح العلوم'' کا شمار بہت جلد اپنے تعلیمی معیار کی بنیاد پر ہندوستان بھر کے ممتاز دینی مدارس میں ہونے لگا۔

زیر نظر کتاب میں حضرت مولانا مسیح اللہ خان رحمہ اللہ نے اسلامی تعلیمات کے تمام شعبوں کو لگ الگ ابواب میں تقسیم کرکے، جس حکیمانہ طرز استدلال کے ساتھ آسان فہم اور خوب صورت پیرایۂ بیان میں سمجھانے اور دلوں میں پیدا ہونے والے طالب علمانہ یا جاہلانہ شکوک وشبہات کا ازالہ کرنے کی کامیاب کوشش کی ہے، اس میں ان کے مرشد حضرت تھانوی رحمہ اللہ کے حکیمانہ طرزِ تعلیم کی جھلک صاف طور پر محسوس ہوتی ہے۔

یہ کتاب اسلامی تعلیمات کے تمام جزوی اور اصولی مباحث کا احاطہ کرتی ہے، عبادات ومعاملات، اعتقادیات اور اخلاق وآداب، الغرض مہد سے لے کر لحد تک متعین خطوط پر استوار زندگی گزارنے کے لیے اسلام نے جو تعلیمات فراہم کی ہیں ان پر اس طرح مدلل اور سیر حاصل روشنی ڈالی گئی ہے کہ دین کے ہر شعبہ میں منعقد کردہ ابواب سے متعلق کوئی اہم پہلو موضوع کے دائرہ بحث سے باہر نہیں رہا۔ عقائد ومعالات، علمی نوعیت کے پیچیدہ اور مشکل مباحث کو نہایت سادہ اور ذہن نشین تعبیرات میں بیان کرکے کتاب سے استفادہ کرنے والوں کے لیے لقمہ تر بنا دیا گیا ہے۔ اس طرح خواص وعوام اور مختلف ذہنی سطح کے حامل تمام افراد اس سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

کتاب پانچ حصوں پر مشتمل ہیں۔ پہلا حصہ عقائد اسلام کے وسیع بحث پر مشتمل ہے جس میں دلائل کے ساتھ عقیدہ کی اہمیت، اللہ تعالیٰ کے وجود، عقیدۂ رسالت ونبوت، ملائکہ اور جنت وجہنم کی حقیقت کو ٹھوس دلائل کے ساتھ ثابت کیا گیا ہے۔ دوسرے حصہ میں تمام فرض ومسنون عبادات کا احاطہ کیا گیا ہے۔ تیسرا حصہ معاملات، خرید وفروخت، طرز معاشرت اور اخلاقیات وسیاسیات کی بحث پر مشتمل ہے۔ چوتھے حصہ میں ''سیرت طیبہ'' کے عنوان کے تحت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ تعدد ازواج پر مستشرقین کے اعتراضات وشبہات کا رد کیا گیا ہے۔ واقعۂ معراج کو دلائل سے ثابت کیا گیا ہے۔ نیز ہجرت، جہاد کی مشروعیت اور اس کے ذیل میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں پیش آنے والے اہم جہادی معرکوں کی تفصیل، سلاطین وقت کے نام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکتوبات، مسئلہ خلافت، صحابہ کرام کا تعارف اور ان کے فضائل جیسے اہم عنوانات بھی اس حصہ میں شامل ہے۔ اس کے بعد پانچواں اور آخری حصہ آتا ہے، اس میں گناہ اور بدعت کی حقیقت اور اس کی قسموں پر شرعی نقطہ نظر تفصیلی روشنی ڈالی گئی ہے۔ یہ حصہ قابل مطالعہ ہے۔ زیر نظر کتاب کی ایک مابہ الامتیاز خصوصیت یہ ہے کہ اس پر محدث کبیر حضرت مولانا سلیم اللہ خان دامت برکاتہم نے اپنی نگرانی میں دارالافتاء جامعہ فاروقیہ کے مفتیان کرام سے نظر ثانی کروائی۔ خود شیخ الحدیث مدظلہ کا شمار حضرت مسیح اللہ خان رحمہ اللہ کے انتہائی قریبی اور تربیت یافتہ مریدین میں ہوتا ہے۔ ایک طویل زمانہ ''مفتاح العلوم'' جلال آباد میں درس وتدریس سے وابستہ رہے اور سفر وحضر میں حضرت کی مہربان صحبتوں کا فیض اُٹھایا۔ اسی طرح حضرت مولانا عبدالشکور ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی چیدہ چیدہ مقامات کا مطالعہ کیا اور کتاب کے تفصیلی تعارف پر مشتمل مقدمہ بھی تحریر فرمایا۔ کتاب کی جلد بندی مضبوط، ٹائٹل خوب صورت اور جاذب نظر ہے، کاغذ اعلیٰ درجہ کا ہے۔ ☆☆☆